سوال

میں نے ایک نئی مسلمان ہونے والی عورت سے شادی اورشادی کے پانچ ماہ بعدمجھے علم ہواکہ اس نے تومجھ سے قبل بھی ایک شخص سے شادی کررکھی تھی اوراس نے طلاق دے دی، اورمیری شادی اس کی عدت کے دوران ہوئی ہے، کیونکہ پہلے شخص سے طلاق کوابھی ایک ماہ ہی ہواتھا اس لیے کہ نئی نئی مسلمان ہوئی تھی اسے علم نہیں تھاکہ عدت کے دوران شادی کرنا حرام ہے، اورمجھے بھی اس نے نہیں بتایاتھا، میرا سوال یہ ہے کہ : اب ہم پرکیا واجب ہوتا ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ پانچ ماہ کے دوران میرے لیے بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں اورمیں نے اسے دوبار طلاق بھی دی اورہربار رجوع کرلیا، اب وہ میرے ساتھ ہے کچھ علماء نے مجھے فتوی دیا ہے کہ تم نکاح کی تجدید کرو، توکیا تجدید نکاح کی صورت میں پہلی دوطلاقیں شمار ہونگی یا نہیں ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اول :

اگروہ عورت کسی کافر سے شادی شدہ تھی اور مسلمان ہوگئی تووہ عورت مسلمان ہونے کی بنا پر کافر پر حرام ہوجائیگی ان دونوں کے مابین علیحدگی کرادی جائيگی، اوراس سے طلاق کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کی عدت اسلام قبول کرنے کے وقت سے شروع ہوگی، اگر وہ شخص عدت ختم ہونے تک مسلمان نہ ہوتو وہ عورت اس سے بینونت صغری حاصل کرے گی، اوراس عورت کے لیے کسی دوسرے شخص سے شادی کرنا جائز ہوگا

مزید آپ سوال نمبر(109194)اور(114722) کے جوابات کا مطالعہ کریں

اس بنا پر اگر معاملہ ایسا ہی ہواور عورت نے اپنی عدت پوری ہونے پر جوکہ اسلام قبول کرنے سے شروع ہوئی تھی شادی کی توآپ سے شادی کرنے میں کوئی اشکال نہیں

لیکن اگر آپ سے شادی اس عدت میں ہوئی یا پھر اس عورت کی کسی مسلمان شخص سے شادی ہوئی تھی اوراس نے اسے طلاق دے دی توآپ نے عدت میں اس سے شادی کرلی تویہ نکاح باطل ہے صحیح نہیں ہوگا، آپ کے لیے اب اس سے علیحدگی کرنا لازم ہے

اوراس عورت کودرج ذیل امور کرنا ہونگے :

پہلی عدت پوری کریگی، اورآپ کے ساتھ جتنا عرصہ رہی ہے وہ شمار نہیں کیا جائیگا، اگراس کوایک حیض پہلے آچکا تھا توباقی دوحیض عدت پوری کریگی

وہ آپ سے وطئ کی دوسری عدت تین حیض بھی پوری کریگی، بعض اہل علم نے راجح یہی کہا ہے کہ اگر دوسرا شخص ہی اس سے شادی کریگا تووہ دوسری عدت پوری نہیں کریگی

مزید آپ الشرح الممتع (387/13)کا مطالعہ کریں

اوراگرکوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں عمدا اورجان بوجھ کرشادی کرے توبعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہوجائیگی، اورقاضی کوبطور تعزیراس قول پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے

دوم :

اس باطل نکاح میں دی گئی طلاق شمار نہیں ہوگی، اس لیے اگر آپ اس کی پہلی عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان ولی اور دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں آپ سے شادی قبول کرتی ہے تو یہ نیا نکاح ہوگا، اور باطل نکاح میں دی گئی دونوں طلاقیں شمار نہیں ہونگی

اور اگر عورت کا کوئی ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں میں سے شرف و مرتبہ رکھنے والا شخص مثلا اسلامک سینٹر کا امام ولی بن کر اس کی شادی کریگا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نکاح کی تین قسمیں ہیں : ایک قسم کے صحیح ہونے پر تو سب متفق ہیں، اور ایک قسم کے باطل ہونے پر سب متفق ہیں، اور ایک قسم میں اختلاف پایا جاتا ہے

جس قسم کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع ہونے میں مسلمانوں میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا

جس قسم کے باطل ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ نکاح خود باطل ہے، اور طلاق نکاح کی فرع ہے، اس لیے جب نکاح ہی باطل ہو تو کوئی طلاق نہیں، مثلا اگر لاعلمی میں کوئی شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے تو یہ نکاح بالاجماع باطل ہے، اس میں طلاق واقع نہیں ہوگی

اور اسی طرح اگر کوئی عورت عدت کی حالت میں شادی کر لے تو اس نکاح میں بھی طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ علماء کا اتفاق ہے کہ عدت والی عورت کا عدت میں نکاح جائز نہیں

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا عزم مت کروالبقرۃ(235). انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (24/13).

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

151883